[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمی

آر۔ لکشمی

بنام

کے۔ سار اسواتی اممل

27 ستمبر 1996

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور کے ایس پر یپورن، جسٹسز]

ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر IX قاعدہ 13 – ایک طرفہ فرمان – اسے الگ کرنے کی درخواست – طلاق کا ایک طرفہ حکم نامہ حاصل کرنے کے بعد شوہر کی موت ہو گئی – مذکورہ حکم نامے کو کالعدم قرار دینے کے لیے بیوی کی درخواست – ٹرائل عدالت نے یہ کہتے ہوئے درخواست کو مسترد کر دیا کہ چونکہ طلاق ایک ذاتی علاج ہے، اس لیے شوہر کی موت کے بعد اس کی پیروی نہیں کی جا سکتی – منعقد کیا گیا، اگرچہ شوہر مر چکا ہے، اس کے ذریعے حاصل کیا گیا حکم نامہ قانون میں موثر ہے اور درخواست گزار کے طور پر بیوی کی حیثیت کا تعین کرنے کے علاوہ اس کے متوفی شوہر کی جائیدادوں میں اس کے حقوق کا تعین کرتا ہے – اس سے اسے حق حاصل ہوتا ہے اور اس کے شوہر کی موت کے بعد بھی طلاق کی کارروائی کا مقابلہ کرنے کا حق ملتا ہے – یہ معاملہ میرٹ پر آرڈر IX، قاعدہ 13 کے تحت درخواست گزار کی طرف سے دائر درخواست کو نمٹانے کے لیے ٹرائل عدالت کو بھیج دیا گیا ہے۔

خاندانی قانون

طلاق کی کارروائی – منعقد، بیوی کو اس کے شوہر کی موت کے بعد بھی طلاق کے ایک طرفہ فرمان کو الگ کرنے کی درخواست کو چیلنج کرنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ یہ اس کے متوفی شوہر کی جائیدادوں میں اس کے حقوق کا تعین کرنے کے علاوہ اس کی حیثیت کا تعین کرتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1996 کا 12664–65۔

1986 کے سی آر پی نمبر 2556– 57 میں مدراس عدالت عالیہ کے 23.12.88 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے میسر کی بینا گپتا، محترمہ ٹی سدھا اور رمیش سنگھ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اگرچہ مدعاعلیہ کی خدمت کی جاتی ہے، لیکن کوئی بھی مدعاعلیہ کی طرف سے پیش نہیں ہوتا ہے۔

اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ وہ بیوی ہے، جس کے خلاف اس کے شوہر نے طلاق کا ایک طرفہ فرمان حاصل کیا تھا۔ فرمان حاصل کرنے کے بعد شوہر کی موت ہوگئی۔ ایک طرفہ فرمان کے بارے میں معلوم ہونے پر بیوی نے مجموعِ ضابطہ دیوانی کے آرڈر IX قاعدہ 13 کے تحت طلاق کے فرمان کو کالعدم قرار دینے کے لیے درخواست دی۔ ٹرائل عدالت نے مذکورہ درخواست کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ چونکہ طلاق ایک ذاتی علاج ہے، اس لیے شوہر کی موت کے بعد اس کی پیروی نہیں کی جا سکتی۔ اپیل پر ٹرائل کورٹ کے نقطہ نظر کو الٹ دیا گیا۔ لیکن اپیلٹ کورٹ کے نقطہ نظر کو عدالت عالیہ نے الٹ دیا ہے۔

ہماری رائے ہے کہ بیوی کو آرڈر IX قاعدہ 13 کے تحت درخواست کو برقرار رکھنے کا اہل ہونا چاہیے اور ہونا چاہیے۔ اگرچہ شوہر مر چکا ہے، پھر بھی اس کی طرف سے حاصل کردہ فرمان قانون میں موثر ہے اور اپیل کنندہ کی حیثیت کا تعین کرتا ہے۔ اگر اپیل کنندہ یہ کہتا ہے کہ یہ ایک یک طرفہ فرمان ہے اور اسے الگ کر دیا جانا چاہیے، تو اس کی درخواست کو میرٹ پر سنا جانا چاہیے۔ طلاق کا فرمان اس کے متوفی شوہر کی جائیدادوں میں اس کے حقوق کا تعین کرنے کے علاوہ بیوی کی حیثیت سے اس کی حیثیت کا تعین کرتا ہے۔ اس سے اسے اپنے شوہر کی موت کے بعد بھی طلاق کی کارروائی کا مقابلہ کرنے کا کافی حق اور حق ملتا ہے۔

اس کے مطابق، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور معاملہ ٹرائل عدالت کو بھیج دیا جاتا ہے تا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے آرڈر IX قاعدہ 13 کے تحت دائر درخواست کو قانون کے مطابق میرٹ پر نمٹایا جا سکے۔ کوئی لاگت نہیں۔

میسر کی بینا گپتا کا کہنا ہے کہ اپیل کنندہ کو متوفی ملازم کی بیوی ہونے کی بنیاد پر ہمدردی کی بنیاد پر بجلی بورڈ میں ملازمت فراہم کی گئی ہے۔ طلاق کی کارروائی کے بالآخر نمٹائے جانے تک، یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ عہدے سے پریشان نہیں ہوں گی۔

آر۔ پی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document